سوال

(329) ورثاء بیوہ، بہن اور مادری بھائی ہوں تو تقسیم؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی فوت ہوا، اس کی بیوہ، دو حقیقی بہنیں اور ایک مادری بھائی زندہ ہے، اس کی جائیداد کیسے تقسیم ہوگی؟ واضح رہے کہ فوت ہونے والا لاولد تھا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال فوت ہونے والا لاولد تھا، اس بنا پر اس کی بیوی کو کل جائیداد سے چوتھا حصہ ملے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ [1]

''اور جو ترکہ تم چھوڑ جاؤ، اس میں سے بیویوں کے لیے چوتھائی ہے اگر تمہاری اولاد نہ ہو۔''

دو حقیقی بہنیں کل جائیداد سے دو تہائی کی حقدار ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ۚ [2]

''اگر کوئی شخص مر جائے جس کی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو اس کے لیے چھوڑے ہوئے مال کا آدھا حصہ ہے اور وہ بھائی اس بہن کا وارث ہوگا اگر اس کی اولاد نہ ہو، اگر بہنیں دو ہوں تو انہیں کل ترکہ سے دو تہائی ملے گا۔''

مادری بھائی کو مرحوم کی جائیداد سے چھٹا حصہ ملے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ [3]

''جن کی میراث لی جاتی ہے وہ مرد یا عورت کلالہ ہو یعنی اس کا باپ بیٹا نہ ہو اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے۔''

واضح رہے کہ آیت کریمہ میں بہن بھائی سے مراد مادری بہن بھائی ہیں، کیونکہ حقیقی یا پدری بہن بھائیوں کی وراثت کا بیان اس سورت کے آخر میں بیان ہوا ہے، صورت مسؤلہ میں

میت کی جائیداد کے بارہ حصے کیے جائیں، ان میں سے تین حصے بیوہ کو، آٹھ حصے حقیقی بہنوں کو اور دو حصے مادری بھائی کو دئیے جائیں، جب ان حصص کو جمع کیا تو یہ تیرہ حصے بن جاتے ہیں جب کہ مرحوم کی جائیداد کے کل بارہ حصے تھے، اب تمام ورثاء کے حصوں میں تھوڑی تھوڑی کمی کر کے کل جائیداد کو تیرہ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ علم فرائض کی اصطلاح میں اسے عول کہتے ہیں، عول کے مسئلہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتفاق ہے، صورت مسؤلہ اس طرح ہوگی:

میت 13/12 بیوی 1/4=3 دو حقیقی بہنیں 2/3=8 ایک مادری بھائی 1/6=2 (واللہ اعلم)

---

[1] ۴/النساء: ۱۲۔

[2] ۴/النساء: ۱۷۶۔

[3] ۴/النساء: ۱۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 287

محدث فتویٰ